عام علما کرام قادیانیوں سے معانقہ کرنے' بات کرنے اور لین دین کرنے تک سے منع کرتے ہیں۔ ان حالات میں تحریک اسلامی کے کارکن کا رویہ کیا ہونا چاہیے جب کہ اس پر پوری انسانیت کی ہدایت کی ذمہ داری ہے' اور یہ ذمہ داری بغیر تعلقات کے پوری نہیں کی جا سکتی۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تحریر فرمایئے۔

غیر مسلموں سے تعلقات کے بارے میں' میرے نزدیک رہنما سورہ الممتحنہ کی یہ آیت ہے۔ "وہ اللہ تعالیٰ تمھیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ تم (کفار اور مشرکین میں سے) ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنھوں نے تمھارے ساتھ جنگ نہیں کی اور تمھیں گھروں سے نہیں نکالا"۔ کہا جا سکتا ہے کہ مرتد اور کافر میں فرق ہے۔ لیکن کسی کو مرتد قرار دے کر اس پر شرعی احکام نافذ کرنا عدالتوں کا کام ہے نہ کہ افراد کا۔ یہ سوال بھی غور طلب ہے کہ جو خود مرتد نہیں ہوئے بلکہ کسی مرتد کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں' اور اس لحاظ سے نسلی کافر ہیں' کیا ان پر بھی مرتد کے احکام کا اطلاق ہو گا؟

میرا خیال ہے کہ آپ ایک ایسے اچھے انسان اور اچھے مسلمان کی رَوِش اختیار کریں جو راہِ ہدایت کی طرف دعوت کی اپنی ذمہ داری ادا کرنا چاہتا ہے۔ بالکل سوشل بائیکاٹ اور بے روک ٹوک معاشرتی تعلقات کے درمیان حسنِ سلوک کے ساتھ ضروری روابط رکھنے کی راہ نکالی جا سکتی ہے۔ (خرم مراد)

سود کی مجبوری

کوئی فرد جماعت اسلامی کا رکن نہیں بن سکتا جس کا کاروبار معصیت فاحشہ کے ضمن میں آتا ہو۔ ہمارے چند احباب ایسے ہیں جو اپنے جائز کاروبار (مثلاً گارمنٹ اور دواؤں کے کاروبار) کے سلسلے میں بنکوں سے لین دین کرتے ہیں اور یہ کرنے پر مجبور ہیں۔ براہِ کرم ان کے بارے میں بتایئے کہ وہ مذکورہ دفعہ کے تحت تو نہیں آتے؟ کیا وہ رکن بن سکتے ہیں۔ ایک اور صاحب ملازمت کے سلسلے میں واپڈا والوں سے لین دین پر مجبور ہیں' ورنہ واپڈا والے بجلی کاٹ سکتے ہیں۔ ان کے بارے میں بھی بتایئے۔

بنک کے ساتھ سودی لین دین جائز نہیں ہے اور سودی لین دین کرنے والا معصیت فاحشہ میں مبتلا ہونے کی بنا پر جماعت کا رکن نہیں بن سکتا۔ البتہ غیر سودی کاروبار بنک کی وساطت سے کیا جائے تو موجودہ حالات میں درگزر کے قابل ہے۔ دکان اور دواؤں کے کاروبار کے سلسلہ میں بنک کے ذریعہ رقوم کا لین دین جائز ہے۔ یعنی خریدار بائع کو بنک کے ذریعہ رقم بھیج سکتا ہے۔ اسی طرح بائع بنک کے ذریعہ ادویہ ارسال کر سکتا ہے۔